

کیا حضور کا خون اور بول براز پاک تھا؟

عرض ایں کہ ہمارے مولوی صاحب نے ہم لوگوں کو ہفتہ وار درس کے دوران رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات عالیہ کے متعلق حدیث کے حوالہ سے چند ایسی باتیں بیان فرمائی ہیں۔ جو مندر متشرعین ہی نہیں بلکہ مغرب کی مادی ترقی سے مرعوب ایک بڑے طبقہ کیلئے محضول کا باعث ہیں مثلاً:

- (۱) رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشاب و پاخانہ کو زمین فوراً اپنے اندر جذب کر لیتی تھی، نیز آپ کی یہ دونوں چیزیں پاک تھیں اور:
- (۲) رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا خون بھی پاک تھا کہ بعض صحابہ سے اس کا پینا ثابت ہے۔

مقرر محرم! برائے کرم ان امور کی طرف بھی توجہ فرمائیں اور مذکورہ بالا قصص کی حقیقت سے مطلع فرما کر مشکور فرمائیں،

بِزَاكَ اللّٰهِ: اُخْوَمُ فِی الدِّیْنِ دُكَاكِرُ، مُحَمَّدٌ أَحْسَنُ قَلِیْشِ

۶ جنوری ۱۹۸۹ء (ص ۱۲۹۰، الریاض)

جواب : ۱۔ بے شک بعض سیرت نگاروں نے اپنی تصانیف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بول و براز کی بابت یہ حکایت درج کی ہے کہ انہیں فوراً زمین نگل لیتی تھی، مثال کے طور پر امام ابن الجوزی نے اپنی سیرت کی کتاب ”الْوَفَاءُ بِأَحْوَالِ الْمُصْطَفَى“ میں ایک باب اس طرح مقرر فرمایا ہے: ”باب ثالث: زمین کا آپ کی نجاست کو نگل لینا۔“ اور اس باب کے

کے تحت مندرجہ ذیل تین روایات درج فرماتی ہیں :

۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَكَ تَدَخَّلُ الْخَلَاءُ ثُمَّ يَجِيءُ الَّذِي يَدْخُلُ بَعْدَكَ فَلَمْ يَرِ لَكَ خَرَجٌ مِنْكَ أَثَرًا؟ فَقَالَ : يَا عَائِشَةُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْأَرْضَ أَنْ تَبْتَلِيَ مَا خَرَجَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ لَهُ

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے عرض کیا : یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں دیکھا کرتی ہوں کہ آپ بیتِ اخلاء تشریف لے جاتے ہیں، پھر وہاں سے واپس آتے ہیں پھر جو شخص آپ کے بعد جاتا ہے وہ آپ کے فضلہ کا کوئی نشان تک نہیں پاتا۔ آپ نے فرمایا : اے عائشہ! کیا تم نہیں جانتی کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا ہے کہ وہ انبیاء کے خارج شدہ فضلہ کو نگل لے۔

۲- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ دَخَلْتُ عَلَى أَثَرِهِ فَلَا أَرَى شَيْئًا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ أَجْمَادَنَا نَبَتَتْ عَلَى أُمُرٍ وَاحٍ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمَا خَرَجَ مِنَّا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا أَبْلَعَتْهُ الْأَرْضُ؟ لَهُ

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رفعِ حاجت کے بعد بیتِ اخلاء سے تشریف لاتے تو میں فوراً آپ کے بعد جاتی مگر مجھے وہاں کچھ بھی نظر نہ آتا میں نے آپ کے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا : اے عائشہ! کیا تم نہیں جانتی کہ ہمارے اجسام اہل جنت کی اڑاح پر بنائے گئے ہیں پس ہمارے جسم سے جو بھی نہماست خارج ہوتی ہے اُسے زمین نگل لیتی ہے ؟

۱۔ الوفاء بأحوال المصطفى لابن الجوزي ج ۲ ص ۲۸۸، طبع المكتبة النورية
الوضوئية لا لبورسٹم ۲۸۸ ایضاً ج ۲ ص ۲۸۸

ایک اور روایت میں یہی بات حضرت ابن عباسؓ سے اس طرح مروی ہے
 قَالَ لَمْ يَجِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
 مَوْضِعٍ قَطُّ إِلَّا أَتَلَعَتْهُ الْأَرْضُ ۖ

شیخ یوسف بن اسماعیل النہانیؒ "الأُنوار المحمدية من المواهب اللدنية میں
 فرماتے ہیں :

"قاضی عیاضؒ کی نسبت کے ساتھ وارد ہے کہ جب آن صلی اللہ علیہ وسلم
 رفع حاجت کا ارادہ فرماتے تو زمین شق ہو جایا کرتی اور آپ کے
 بول و براز کو نگل یا کرتی تھی۔ الخ" ۴

اور مولانا ابوسلمہ شفیع احمد صاحب (سابق استاذ مدرسہ عالیہ کلکتہ) کے صاحبزادہ
 مولانا طلحہ بن ابوسلمہ ندوی نے اپنے والد کی معاونت سے ترتیب دی گئی "مختصر
 سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم لام ابن قیمیہ الدینوری (مترجم) کے اوائل میں "رسول
 اکرم صلی اللہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ کس لیے کیا جائے" کے زیر عنوان اول الذکر
 حدیث بیان کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے :

"انسانی فضلات میں اس کے بول و براز کا درجہ سب سے گرا ہوا ہے مگر اس میں
 بھی انسانی غذا اور اس کی جسمانی صحت کے فرق سے کیفیات کا بلکہ مقدار کا
 بھی بڑا فرق پڑ جاتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام بھی اس بشری صنف سے مستثنیٰ
 نہیں ہوتے مگر چونکہ ان کے جسمانی خواص عام انسانوں سے کہیں بالاتر
 ہوتے ہیں۔ چنانچہ ان کے جسم اور جسم کا پسینہ خوشبودار ہونا صحیح حدیثوں
 سے ثابت ہے..... اس لیے ہو سکتا ہے کہ ان کے یہ فضلات بھی
 بعض احکام میں عام انسانوں سے ممتاز ہوں۔ حدیث مذکور سے معلوم ہوتا
 ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان فضلات کو زمین فوراً جذب کر
 لیتی تھی۔ چونکہ انبیاء علیہم السلام اس عالم میں اہل جنت کے خواص رکھتے
 ہیں۔ اس لیے اگر کہیں غذا کی مادیت حائل نہ ہو جاتی تو یہ بھی ممکن تھا کہ

۴ ایضاً ج ۲ ص ۲۸۹ کہہ الأُنوار المحمدية من المواهب اللدنية للنہانی
 طبع مکتبہ ایشیق ترکی ۱۹۷۷ء

اہل جنت کی طرح آپؐ کی غذاؤں کا فضلہ بھی محض پسینہ کی راہ سے خارج ہو جاتا۔ آپؐ کے بول و برز کو چونکہ محدثین نقل کرتے ہیں اس لیے اس کو مان لینا آپؐ کی محبت کا تقاضا ہونا چاہیے۔ اس کا بلند آہنگی سے انکار آپؐ کی محدثیت کا ثبوت تو نہیں مگر آپؐ کی بے نمکی کا ثبوت ضرور ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس بارے میں بیان کی جانے والی تمام روایات قطعاً غیر صحیح اور ناقابل اعتبار بلکہ ”موضوع“ ہیں۔ ذیل میں ہم ان تمام روایات کا علمی جائزہ پیش کرتے ہیں۔

اول الذکر روایت کو امام دارقطنیؒ نے بطریق ”مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ابْنِ أَبِي النَّعْمَانِ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانٍ الْأُمَوِيُّ قَالَ نَاعَبَدَ كَعْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بِهَا“ روایت کیا ہے اور فرماتے ہیں اس میں محمد بن حسان کا تفرّد ہے۔ اس روایت کو امام ذہبیؒ نے مِيزَانُ الْإِعْتِدَالِ فِي تَقْدِيرِ الرِّجَالِ میں اور امام ابن الجوزیؒ نے اپنی مشہور کتاب العِللُ الْمُتَنَاهِيَةِ فِي الْأَحَادِيثِ الْوَاهِيَةِ میں بھی وارد کیا اور غیر صحیح قرار دیا ہے۔ اتاد مصطفیٰ عبد الواحد رحمتیؒ (وفات ۱۰۸۰ھ) نے فرماتے ہیں، ”اس حدیث کا کوئی ثبوت نہیں ہے اور نہ ہی ایسی کوئی دلیل کہ جو اس پر کان دھرنے کی متقاضی ہو۔“ اس طریق کے مجروح راوی محمد بن حسان کے متعلق امام ابو حاتم الرازیؒ کا قول ہے کہ وہ کذاب تھا۔ امام ابن الجوزیؒ، امام ذہبیؒ اور علامہ ابن عراق الکنافیؒ نے بھی امام ابو حاتمؒ کے قول کی توفیر فرمائی۔ ثانی الذکر روایت کو خطیب بغدادیؒ نے اپنی ”تاریخ بغداد“ میں امام ابن حبانؒ

- ۴۸- مختصر سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابن قتیبة الدینوری (مترجم) ص ۹۰ طبع ادارہ ترجمہ و تالیف مکتبۃ
- ۴۹- الافراد للدارقطنی ج ۱ ص ۱۰۸ میزان الاعتدال للذہبی ج ۲ ص ۱۵۱ طبع دار المعرفۃ بیروت
- ۵۰- العِللُ الْمُتَنَاهِيَةِ فِي الْأَحَادِيثِ الْوَاهِيَةِ لابن الجوزی ج ۱ ص ۱۸۰ طبع ادارہ ترجمان السنۃ
- ۵۱- حاشیہ بولوفنا باحوال المصطفیٰ ج ۲ ص ۲۸۰ العِللُ الْمُتَنَاهِيَةِ فِي الْأَحَادِيثِ الْوَاهِيَةِ لابن الجوزی ج ۱ ص ۱۸۰ میزان الاعتدال للذہبی ج ۲ ص ۱۵۱ طبع دار المعرفۃ بیروت
- ۵۲- تاریخ بغداد للخطیب بغدادی ج ۲ ص ۱۸۰ طبع بیروت

”کتاب المجروحین“ میں، امام سیوطیؒ نے ”الخصائص الکبریٰ“ میں امام ذہبیؒ نے ”میزان الاعتدال“ میں اور امام ابن الجوزیؒ نے ”العلل المتناہیۃ فی الأحادیث الواہیۃ“ میں بطریق: حُصَيْنُ بْنُ عَلْوَانَ قَالَ مَا هَذَا مِنْ عَرَضٍ عَنْ كَبِيرَةٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَہُ، وارد کیا ہے۔ اس روایت کے متعلق امام ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں: ”یہ روایت صحیح نہیں ہے۔ اس طریق میں حسین بن علوان ہٹے اسخ۔ ابن جانؒ نے حسین بن علوان کی چند احادیث (جن میں سے ایک زیر مطالعہ روایت بھی ہے) بیان کرنے کے بعد ذکر کیا ہے کہ ”ان تمام احادیث کی کوئی اصل نہیں ہے کیونکہ یہ تمام موضوع ہیں۔ اسخ“ امام ہیثمیؒ نے ”دلائل النبوة“ میں تحریر فرمایا ہے۔ ”یہ روایت حسین کی موضوعات میں سے ہے جس کے ذکر کرنے کی کوئی حاجت نہیں، آپ کے معجزات کی صحیح اور مشہور احادیث ابن علوان کے اس کذب سے متغنی کرنے کے لیے کافی ہیں۔“ اور اساذ مصطفیٰ عبد الواحد فرماتے ہیں: ”یہ حدیث صحت سے بہت بعید، بدیہات عقل اور کتاب و سنت کے حقائق سے مناقض ہے۔“

اس کی اسناد میں موجود مجروح راوی ”حسین بن علوان“ کے متعلق امام دارقطنیؒ فرماتے ہیں کہ ”کذاب ہے“ امام ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں: ”یہی کا قول ہے کذاب ہے علی بن المدینیؒ نے اس کی بہت زیادہ تضعیف کی ہے، امام نسائیؒ، امام ابوحاتم الرازیؒ اور امام دارقطنیؒ نے اُسے متروک احادیث بتایا ہے۔ ابوالفتح الازدیؒ فرماتے ہیں کہ کذاب غیث ہے، اس کی حدیث نہیں لکھی جاتی۔ ابن عدیؒ کا قول ہے: ”حدیث گھڑتا ہے“ امام ابن جانؒ فرماتے ہیں: ”ثقات میں سے ہشام بن عروہ وغیرہ سے منسوب کر کے جھوٹی روایات گھڑا کرتا ہے۔ اس کی حدیث لکھنا جائز نہیں ہے۔“ لہٰذا یہ کہ اس پر حیرت کا

۹۱ کتاب المجروحین لابن جانؒ ج ۱ ص ۲۴۵-۲۴۶ طبع دار البازمكة المکومة

۹۲ الخصائص الکبریٰ لسیوطیؒ ج ۱ ص ۱۵۱ طبع دار الکتب الحدیثیۃ ۱۳۸۴ھ

۹۳ میزان الاعتدال للذہبیؒ ج ۱ ص ۵۴۳ طبع العلیل المتناہیۃ فی الأحادیث الواہیۃ لابن الجوزیؒ

۹۴ ج ۱ ص ۱۸۲-۱۸۳ ایضاً ج ۱ ص ۱۸۳-۱۸۴ ۹۵ کتاب المجروحین لابن جانؒ ج ۱ ص ۲۴۶

۹۶ دلائل النبوة للبیہقیؒ بحوالہ شرح الشفاء للقاریؒ ج ۱ ص ۳۶ طبع دار الفکر بیروت

۹۷ حاشیہ برواق بالحوال المصطفیٰ ج ۲ ص ۳۸۸

اخبار کرنا مقصود ہو امام احمد بن حنبلؒ نے اس کی تکذیب فرمائی ہے۔ امام عقیلؒ نے اس کا شمار "الضعفاء الکبیر" میں کیا ہے۔ علامہ طاہر یثربیؒ نے اسے "وضاع" قرار دیا ہے۔ علامہ برهان الدین حلبیؒ، علامہ ابن عراق الکنتانیؒ، علامہ ذہبیؒ اور علامہ ابن حجر عسقلانیؒ وغیرہ نے بھی حسین بن علوان کو "وضاع" اور "کذاب" بتایا ہے۔

حسین بن علوان کے تفصیلی ترجمہ کے لیے: الضعفاء والمتروکون للدارقطنیؒ و تاریخ یحییٰ بن معینؒ، العیال لابن حنبلؒ، الضعفاء الکبیر للعقید الجرم والتعدیل لابن الجراحؒ، کتاب المجروحین لابن حبانؒ، الکامل فی الضعفاء لابن عدیؒ، میزان الاعتدال للذهبیؒ، میزان لابن حجرؒ، الضعفاء والمتروکون لابن الجوزیؒ، کشف الحیث عن رمی بوضع الحدیث للحلبیؒ، قانون الموضوعات والفتی للفتیؒ، تنزیع الشریع لابن عراق الکنتانیؒ، مجمع الزوائد ومنیر الفوائد للہیثمیؒ، تذکرۃ الموضوعات للعقدسیؒ اور سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للألبانیؒ وغیرہ کی طرف رجوع فرمائیں۔

ثالث الذکر روایت کی تخریج امام ابونعیمؒ نے "اخبار اصباحان" کی ہے لیکن اس کی اسناد میں مجاہیل موجود ہیں، پس معلوم ہوا کہ بالفاق علم

۲۲ "الضعفاء والمتروکون للدارقطنیؒ ترجمہ ص ۱۹، ۲۳ تاریخ یحییٰ بن معینؒ ج ۳ ص ۳۸۲، ۲۴ العیال لابن حنبلؒ ج ۱ ص ۲۲۶، ۲۵ الضعفاء الکبیر للعقید ج ۱ ص ۱۵۱، ۲۶ الجرم والتعدیل لابن الجراحؒ ج ۱ ص ۱۷، ۲۷ کتاب المجروحین لابن حبانؒ ج ۱ ص ۲۳۲-۲۳۳، ۲۸ الکامل فی الضعفاء لابن عدیؒ ج ۲ ص ۴۹، ۲۹ میزان الاعتدال للذهبیؒ ج ۱ ص ۵۴، ۳۰ سان میزان لابن حجرؒ ج ۲ ص ۲۹۹، ۳۱ الضعفاء والمتروکون لابن الجوزیؒ ج ۱ ص ۲۱۵، ۳۲ کشف الحیث عن رمی بوضع الحدیث للحلبیؒ ج ۱ ص ۱۵۲، ۳۳ قانون الموضوعات والفتی للفتیؒ ص ۲۵، ۳۴ تنزیع الشریع لابن عراق الکنتانیؒ ج ۱ ص ۵۳، ۳۵ مجمع الزوائد للہیثمیؒ ج ۱ ص ۱۰، ۳۶ تذکرۃ الموضوعات للعقدسیؒ ص ۲۷، ۳۷ سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للألبانیؒ ج ۱ ص ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰،

محدثین اس بارے میں کوئی صحیح اور قابل اعتماد چیز وارد نہیں ہے : **وَاللّٰهُ اَعْلَمُ**
بِالصَّوَابِ -

جہاں تک علامہ قسطلانیؒ، علامہ زرقانیؒ، قاضی عیاضؒ، ابن حجر مکیؒ اور شیخ یوسف
 بن اسماعیل التہبانیؒ وغیرہ کا اپنی تصانیف میں اس قبیل کی حکایات ذکر کرنے کا تعلق
 ہے تو یہ حضرات علماء کے اس گروہ سے تعلق رکھتے ہیں جو احادیث کو اپنی تصانیف
 میں جا بجا استعمال تو کرتے ہیں لیکن بیشتر اوقات صحیح و سقیم کے درمیان تمیز نہیں کرتے،
 یہی وجہ ہے کہ ان تمام حضرات کی تصانیف میں بے شمار ضعیف و منکر روایات
 نظر آتی ہیں۔ ہمیں ان حضرات سے تو نہیں البتہ امام ابن ابی حزمیؒ سے شکایت ضرور
 ہے جو خود ایک بلند پایہ محدث اور احادیث پر موضوع کا حکم لگانے کے لیے اتھارٹی
 عجلت پسند مشہور ہیں اور پھر الوفاً بأحوال المصطفیٰؐ کے مقدمہ میں آن رحمہ اللہ
 نے یہ بلند بالا دعویٰ بھی فرمایا ہے : **وَلَا أُخْلَطُ بِالْكَذِبِ كَمَا يَفْعَلُ
 مَنْ يَقْصِدُ نَكْتًا حَرَامًا**، مگر افسوس کہ ان تمام چیزوں کے باوجود کتاب میں مذکور
 یا اس جیسی بعض قطعی بے اصل اور موضوع روایات تک درج کی گئی ہیں اور انہیں
 بلا تنقید ہی چھوڑ دیا گیا ہے **فَاِنَّ لِلّٰهِ دَرَانًا اَلَيْسَ رَاجِعُونَ** بہت ممکن ہے اس تساہل
 کی وجہ ان روایات کے کوائف سے عدم واقفیت کے بجائے یہ ہو کہ ان رحمہ اللہ
 «الوفاء بأحوال المصطفیٰ» کی ترتیب و تسوید کے دوران اصحاب سیر کے
 اس مشہور اصول سے مکمل طور پر اپنے قلم کو آزاد نہ کر پائے ہوں جو حافظ عراقیؒ کے
 الفاظ میں اس طرح منقول ہے ۔

وَلَيْسَ لَكُمْ الطَّالِبُ أَنَّ السَّيْرَ

يَجْمَعُ مَا قَدْ صَحَّ وَمَا قَدْ اُنْكَرَ

(ترجمہ : طالب علم کو جان لینا چاہیے کہ سیرت کی کتب میں صحیح اور منکر ہر
 طرح کی روایات جمع کی جاتی ہیں) **نہ**
 اصحاب سیر کے اسی مشہور اصول کی بابت علامہ شیخ علی بن برہان الدین حلبیؒ

فتہ مقدمۃ الوفاً بأحوال المصطفیٰ لابن الجوزی ج ۱ ص ۱

نہ انسان العیون فی سیرۃ النبیین المأمون للحلبی ج ۱ ص ۱

رقم طراز ہیں :

” یہ امر مخفی نہیں ہے کہ سیرت کی کتب میں صحیح و دقیق، ضعیف و مرسل، منقطع، معضل اور غیر موضوع وغیرہ ہر طرح کی روایات جمع کی جاتی ہیں۔“

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ ”الرد علی البکری“ میں تحریر فرماتے ہیں :

”سیر و اخبار اور قصص الانبیاء کے جمہور مصنف صحیح و ضعیف اور غث و ثنیس کے درمیان تمیز نہیں کرتے“

شیخ محمد بن سید اناس نے ”عیون الاثر فی فنون المغازی والسیرۃ“ میں اور بعض دوسرے محققین نے اپنی تصانیف میں اس اصول کا ذکر بصراحت کیا ہے۔ امام ابن ابی جوزیؒ کے ان روایات کے کوائف سے بخوبی واقف ہونے کی بابت اوپر ہم نے جو اشارہ کیا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ پہلی دونوں روایتوں کو آں رحمہ اللہ نے خود اپنی دوسری مشہور کتاب ”العلل المتبابیۃ الأحادیث الواہبۃ“ میں مکمل شدہ اور متن کے ساتھ وارد کیا اور انہیں ”غیر صحیح“ قرار دیا ہے۔

اس سوال کے دوسرے حصہ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بول و بلاز کی طہارت کے متعلق تفصیلی جواب ان شاء اللہ آگے پیش کیا جائے گا۔ البتہ بخوف طوالت مولانا طلحہ بن ابوسلمہ ندوی صاحب کے اقتباس پر نقد و تبصر سے قصداً گریز کیا گیا ہے۔

۲۔ محدثین و اصحابِ شریعہ میں سے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مناقب و فضائل کے ضمن میں آپ کے خون کی طہارت کی بابت کوئی صحیح و صریح روایت نقل نہیں کی ہے۔ البتہ کچھ سیرت نگاروں اور قصہ گو حضرات نے بعض صحابہؓ کے متعلق ایسی روایات بیان کی ہیں، جن میں ان کا خارج شدہ خون نبویؐ پینا مذکور ہے۔ مثال کے طور پر شیخ یوسف بن اسماعیل الثنبانیؒ ”الانوار المحمدیۃ“ میں بیان کرتے ہیں :

”انسان العیون فی سیرۃ المؤمن المامون للحلی ج ۱ ص ۱۸۱“

”الرد علی البکری لابن تیمیہ ص ۱۵ طبع سلفیہ ۱۳۲۷ھ“

”عیون الاثر فی فنون المغازی والسیرۃ لابن سید الناس ج ۱ ص ۲۳ طبع مکتبۃ القدس ۱۳۵۷ھ“

”الانوار المحمدیۃ من المواہب اللدنیۃ للثنبانی ج ۱ ص ۲۱۸“

”حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ قریش کے کسی رط کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سینگیاں لگائیں اور فراغت کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خون لے کر دیوار کے پیچھے چلا گیا۔ اول اس نے ادھر ادھر دیکھا کہ کوئی دیکھ تو نہیں رہا ہے جب اُسے اطمینان ہو گیا کہ کوئی دیکھنے والا نہیں ہے تو وہ خون پی گیا۔ پھر وہ واپس آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر اس پر پڑی۔ آپؐ نے فرمایا: افسوس تجھ پر، تو نے خون کا کیا کیا؟ اس نے جواب دیا میں نے دیوار کے پیچھے غائب کر دیا۔ آپؐ نے سوال کیا کہاں غائب کر دیا؟ اس نے عرض کیا میں نے آپؐ کا خون زمین پر گرنے سے بہتر یہ سمجھا کہ اُسے پی لوں لہذا اب وہ میرے پیٹ میں ہے۔ آپؐ نے فرمایا اچھا جا، تو نے اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے محفوظ کر لیا۔“

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامٌ لِبَعْضِ قُرَيْشٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ حِجَابَتِهِ أَخَذَ الدَّمَ فَذَهَبَ بِهِ مِنْ دُورٍ أَوْ كَانِطٍ فَتَنَظَّرَ يَحِثُّوهُ ثُمَّ قَالَ فَلَمْ يَرَ أَحَدًا فَحَسَمَ دَمَهُ حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ أَقْبَلَ فَتَنَظَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهَا فَقَالَ وَجَّعَكَ مَا صَنَعْتَ بِالدَّمِ؟ قَالَ عَيْبَتُهُ مِنْ كَرِّ آلِ كَانِطٍ قَالَ آيُنَ عَيْبَتُهُ؟ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَفَسْتُ عَلَى دَمِكَ أَنْ أَهْرَيْقَهُ فِي الْأَرْضِ فَهُوَ فِي بَطْنِي فَقَالَ اخْذْهُ فَقَدْ أَحْزَرْتُ نَفْسَكَ مِنَ النَّارِ“ ۳۳

اور مولانا محمد زکریا کاندھلوی صاحب مرحوم رسالتی شیخ احمدیث، مظاہر العلوم سہارنپور اپنی کتاب ”تبلیغی نصاب“ (حکایات صحابہ باب دوازدہم) میں تحریر فرماتے ہیں:

حضرت ابن عباسؓ کا خون پینا سینگیاں لگوائیں اور جو خون نکلا عبد اللہ بن زبیرؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ

کو دیا کہ اس کو کہیں دبا دیں۔ وہ گئے اور عرض کیا کہ دبا دیا۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا کہاں؟ عرض کیا میں نے پی لیا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ جس کے بدن میں میرا خون جائے گا اس کو جہنم کی آگ نہیں چھو سکتی مگر تیرے لیے بھی لوگوں سے ہلاکت ہے اور لوگوں کو سمجھئے۔ ۴۱

حضرت مالک بن سنان کا خون پینا
اُحد کی لڑائی میں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور یا سر مبارک میں خود کے دُور حلقے گھس گئے تھے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ دوڑے آئے۔ آگے بڑھے اور دوسری جانب سے حضرت ابو عبیدہؓ دوڑے اور آگے بڑھ کر خود کے حلقے دانت سے کھینچنے شروع کئے۔ ایک حلقہ نکالا جس سے ایک دانت حضرت ابو عبیدہؓ کا ٹوٹ گیا۔ اس کی پرواہ نہ کی، دوسرا حلقہ کھینچا جس سے دوسرا دانت بھی ٹوٹا لیکن حلقہ وہ بھی کھینچ ہی لیا۔ ان حلقوں کے نکلنے سے حضورؐ کے پاک جسم سے خون نکلنے لگا تو حضرت ابو سعید خدریؓ کے والد ماجد مالک بن سنانؓ نے اپنے بولوں سے اس خون کو چوس لیا اور نگل لیا۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا: کہ جس کے خون میں میرا خون ملا ہے اس کو جہنم کی آگ نہیں چھو سکتی۔ ۴۵

مولانا محمد زکریا کا نہ صلیوی حسب مرحوم مذکورہ بالا دونوں حکایتوں کے وسط ”ف“ یعنی ”فائدہ“ کے تحت تحریر فرماتے ہیں:

”حضورؐ کے فضائل، پاخانہ، پیشاب وغیرہ سب پاک ہیں اس لیے

اس میں اشکال نہیں۔ الخ“ ۴۶

ایک دینی جمعیت کے نشریہ اور ایک دینی درس گاہ کے ”شیخ احمدیث“ کھلانے والے عالم دین کے بیان کردہ اس چوز کا دینے والے ”فائدہ“ اور حضرت ابن زبیر و مالک بن سنان رضی اللہ عنہما کے خون نبویؐ پینے والی دونوں حکایتوں پر تبصرہ ان شاء اللہ آگے پیش کیا جائے گا فی اس حال اس باب کی ایک روایت ملاحظہ

۴۵ تبلیغی نصاب للزکویا م ۱۹۶، طبع مکتبہ امدادیہ ملتان (بحوالہ خیین) ۴۵ ایضاً ص ۱۹

(بحوالہ قرة العیون) ۴۶ ایضاً ص ۱۹

فرامیں :

حضرت ابراہیم اپنے والد عمر اور وہ
ان کے دادا سفینہ سے روایت کرتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
سینگیاں لگوائیں پھر اپنا خون مجھے عطا
کیا اور فرمایا جا لے جا اور اسے مٹی
میں چھپا دے۔ میں وہ خون لے کر گیا
اور اسے پی لیا۔ جب میں واپس حاضر
ہوا تو آپ نے سوال فرمایا : اس خون
کا کیا کیا؟ میں نے جواب دیا کہ اسے
چھپا دیا یا یہ کہا کہ پی لیا۔ آپ نے فرمایا
تو نے خود کو جہنم کی آگ سے محفوظ کر لیا۔

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَفِيْنَةَ عَنْ
اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ اَحْبَبَمُ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاَعْطَانِي دَمَهُ فَقَالَ اَذْهَبْ
فَوَارِءًا فَذَهَبْتُ فَخَسَمْتُهُ
فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا صَنَعْتَ
بِهٖ ؟ قُلْتُ كَارَيْتُهُ
اَوْ قُلْتُ شَرِبْتُهُ ، قَالَ
اَحْتَرَقْتَ مِنَ النَّارِ ؟

۷۷

اب ان تمام روایات کا عملی تجزیہ پیش خدمت ہے، حضرت ابن عباس
والی روایت کو امام ابن جان نے اپنی کتاب "المجروحین" میں اور امام ابن الجوزی
نے "العلل المتناہیۃ فی الأحادیث الواہیۃ" میں بطریق : "السَّحْسَاتَانِی قَالَا
نَاشِيْكَانُ بْنُ خُرُوْجٍ قَالَ نَافِعٌ أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ جَبْرِ
بِهٖ" وارو کیا۔ اور غیر صحیح بتایا ہے۔ اس طریق کا مجروح راوی "نافع بن عبد اللہ
ابو ہریرہ البصری" ہے جو حضرات انس و عطاء سے روایت کیا کرتا ہے۔ امام
دارقطنی نے ابو ہریرہ کا ذکر اپنی کتاب "الضعفاء والمتروکون" میں کیا
ہے۔ امام ابن الجوزی فرماتے ہیں :

"امام احمد بن حنبل اور ابو زرعمہ نے اسے ضعیف اکھیرت بتایا ہے
یجھنی کا قول ہے کہ وہ کچھ بھی نہیں ہے، ایک دوسرا قول ہے کہ وہ

۷۷ کتاب المجروحین لابن حبان ج ۱ ص ۱۱۱ و میزان الاعتدال للنہبی ج ۱ ص ۳۶

۷۸ کتاب المجروحین لابن حبان ج ۳ ص ۵۹

۷۹ العلل المتناہیۃ فی الأحادیث الواہیۃ لابن الجوزی ج ۱ ص ۱۸۰-۱۸۱

ثقة نہیں بلکہ کذاب ہے، آپ کا ہی ایک اور قول ہے کہ اس کی حدیث لکھی نہیں جاتی۔ اہم نسانی کا قول بھی یہی ہے کہ وہ ثقہ نہیں ہے۔

اہم راز مٹی فرماتے ہیں: متروک ذاہب الحدیث ہے۔

محمد بن عثمان بن ابی شیبہ بیان کرتے ہیں:

”میں نے شیخ علی بن المدینیؒ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ابو

ہریرہ شخص ہے جو حضرت انسؓ سے روایت کرتا ہے مگر ضعیف

بلکہ کچھ بھی نہیں ہے۔“

اہم ابن جابرؒ فرماتے ہیں:

”یہ وہ راوی ہے جو حضرت انسؓ سے ایسی چیزیں روایت کرتا ہے جو

ان کی احادیث میں سے نہیں ہوتیں مجھے علم نہیں ہے کہ اس کا حضرت

انسؓ سے سماع ہو۔ لہذا اس کے ساتھ احتجاج درست نہیں ہے اور

نہ ہی اس کی حدیث کی طرف کنا یہ الاعلیٰ سبیل الاعتبار۔

علامہ عقیلیؒ نے ابو ہریرہ کا شمار ”الضعفاء الکبیر“ میں کیا ہے اور فرماتے ہیں:

”وہ ایسی روایات بیان کرتا ہے جنہیں کوئی اور بیان نہیں کیا کرتا۔“

اہم شیبہؒ فرماتے ہیں:

”ابو ہریرہ کے ضعف پر تمام ائمہ جرح و تعدیل کا اجماع ہے۔“

بعض دوسرے مقامات پر آں رحمہ اللہ نے اسے ”ضعیف جداً“ اور ”متروک“

بھی لکھا ہے۔ علامہ ابن عراق الکنا فی ”اور علامہ طاہر ریسیؒ نے بھی ابو ہریرہ کو متروک

کذاب قرار دیا ہے۔

نافع بن ہریرہ کے تفصیلی ترجمہ کے لیے ”الضعفاء والمتروکون“ للدارقطنیؒ ترجمہ

ج ۵۴۹، ”تاریخ یحییٰ بن معین“ ج ۴ ص ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵،

ج ١٥٥، المغنى في الضعفاء للذهبي ج ٢ ص ٦٩٣، قانون الموضوعات والضعفاء
للفتى ص ٣، تنزيه الشريعة المرفوعة لابن عراق ج ١ ص ١٢، مجمع الزوائد
هيشمي ج ١ ص ٢٢٢، ٢٨٢، ج ٣ ص ٣٥، ج ١ ص ١١١، سلسلة الأحاديث الضعيفة والمؤثقة
للألباني ج ١ ص ٢٢٥، ج ٣ ص ٢٦٩، كل طرف رجوع فراميس.

مولانا محمد زکریا کاندھلوی صاحب مرحوم کی بیان کردہ دونوں حکایتوں کو شیخ یوسف بن اسماعیل النبہانی نے بھی "الأُنوار المحمدیۃ من المَواہِب اللدنیۃ" میں قدرے اختلاف کے ساتھ نقل کیا ہے۔ لیکن افسوس کہ دونوں حکایتوں کا مکمل طریق اسناد ہمیں نہ مل سکا۔ مگر ان کے بے اصل ہونے کی متعدد وجوہ ہیں جو روزِ روشن کی طرح ظاہر ہیں۔ ذیل میں ہم ان وجوہ کو چند سوالات کی شکل میں پیش کرتے ہیں۔

۱۔ اگر بالفرض درست مانا جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کو خون دے کر اسے کہیں دبانے روکنا کرنے کی ہدایت فرمائی تھی مگر حضرت عبد اللہ نے حکم نبویؐ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اسے نوکس فرمایا تھا تو کیا اس مفروضہ سے ایک عظیم اور جلیل القدر صحابی رسول کی شانِ صحابیت مجرد نہیں ہوتی ؟ العیاذ باللہ

۲۰۔ کیا حضرت عبد اللہ بن زبیر یا مالک بن سنان رضی اللہ عنہما کو اتنا بھی علم نہ تھا کہ بہتے ہوئے خون (دَمًا مَسْفُوحًا) کی حرمت قرآن کریم میں مذکور ہے؟ اگر آں رضی اللہ عنہما کو یہ بات معلوم تھی تو کیا ان جیسے بلند پایہ صحافیوں سے بالقصد اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی صریح نافرمانی کی توقع کی جاسکتی ہے؟

۳۔ شیخ بہمانی کے بیان کردہ مالک بن سنان کے واقعہ میں مذکور ہے کہ جب حضرت ابوسعید الخدریؓ کے والد ماجد حضرت مالک بن سنانؓ نے آپ کے زخموں کو چوس کر صاف کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خون تھوک دینے کا حکم دیا تھا مگر انہوں نے کہا کہ "نہیں، قسم خدا کی میں اس کو ہرگز نہیں تھوکوں گا۔"

٢٦ الأنوار المحمدية من المواهب اللدنية للفتها في ص ٢١٨ - ٢١٩

٢٤ (سورة الأنعام: ١٣٥)

آخر کار اس خون کو نگل لیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی جنتی کو دیکھنا چاہے تو اسے دیکھ لے اور پھر ان کے جنتی ہونے کی شہادت دی۔ کیا اس واقعہ پر غور کرنے سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ نعوذ باللہ حضرت مالک بن ننان رضی اللہ عنہ اس قدر خوشمخ سے تھے کہ انہیں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی ذرہ برابر پرواہ نہ تھی؟

۴۔ اگر بفرض محال ایسا ہوا بھی ہوتا تو یہ کیسے ممکن تھا کہ اللہ تعالیٰ خود جس چیز کو حرام قرار دے اسی کو تو شش جان کرنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں جہنم سے نجات کا پروانہ عطا فرمائیں یا ان کے جنتی ہونے کی شہادت دیں؟

۵۔ اگر بالفرض ان حکایات کو درست مان لیا جائے تو ان صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی درست ہو گا کہ ”جس کے بدن میں میرا خون جائے گا اس کو جہنم کی آگ نہیں چھو سکتی“ اور جس کے خون میں میرا خون ملا ہے اس کو جہنم کی آگ نہیں چھو سکتی۔“ یا ”تو نے اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے محفوظ کر لیا“ ظاہر ہے کہ کوئی ایسا بد نصیب نہ ہو گا جو جہنم سے نجات کی خواہش نہ رکھتا ہو بلکہ صحابہ کرامؓ تو اس کے بدرجہا متمنی اور شدت کے ساتھ آرزو مند تھے پھر آخر ان صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکورہ ارشادات سن کر ان میں سے ہر ایک آپ کے لہو کا پیاسا کیوں نہ بن گیا؟

اصلاً یہ تمام روایات درپردہ صحابہ کرامؓ کی دشمنی پر مبنی بلکہ ان پر تبرا ہیں اور یہ بتاتی ہیں کہ نعوذ باللہ صحابہ کرامؓ قرآن پر عمل پیرا نہ تھے بلکہ اس کی مخالفت کرنا ہی ان کا شیوہ اور حکم نبویؐ کی نافرمانی ان کا منہج عمل تھا۔

اس سلسلے کی آخری روایت پر بھی غور فرمائیے۔ اس کو امام واقظنیؒ نے بطریق: ”ابی حاتم ابن حبان قال أخبرنا أبو حاتم ابن السري قال نا أحمد بن الزهر قال نا إبراهيم بن عبد الرحمن بن مهدي قال حدثنا إبراهيم بن عمر بن سفيان عن أبيه عن جده“ روایت کیا ہے۔ امام ابن حبانؒ نے کتاب المجروحین میں امام ذہبیؒ نے میزان الاعتدال للذہبیؒ ج ۱ ص ۳۵

میں اور امام ابن الجوزی نے ”العلل المتناہیۃ فی الأحادیث الواہیۃ“ میں اس روایت کو وارد کیا اور ”غیر صحیح“ قرار دیا ہے۔ علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں: اس روایت کو ابن ابی نعیمؒ نے بھی نقل کیا ہے، لیکن ان رحمہ اللہ کی بیان کردہ روایت کے الفاظ قدرے مختلف یعنی اس طرح ہیں:

اِحْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
قَالَ لِمَنْ خُذْ هَذَا
الدَّمَّ فَادْفِنْهُ فَتَرْتَبُّهُ
ثُمَّ سَأَلَنِي
فَأُخْبِرْتُ، فَضَحِكَ

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگیلا
لگوائیں پھر مجھ سے فرمایا: اس خون
کو لو اور اس کو دفن کر دو، میں نے
اس کو پی لیا پھر جب آپؐ نے اس
کی بابت مجھ سے دریافت فرمایا تو
میں نے ان کو باخبر کیا اس پر آپ صلی اللہ
علیہ وسلم ہنسنے لگے۔“

اسی طرح کا مجروح راوی ”ابراہیم بن عمر بن سفینہ“ ہے جو بڑی ”حکم مام“ سے بھی مشہور ہے۔ امام دارقطنیؒ نے اس کو اپنی کتاب ”الضعفاء والمتروکون“ میں شمار کیا ہے اور فرماتے ہیں: ”اس کے باپ کا ذکر فقط اس کی ہی بیان کردہ روایت میں نظر آتا ہے۔ اس سے ابن ابی ذئب، ابراہیم بن عبد الرحمن بن ہمدی اور اہل بصرہ روایت کرتے ہیں۔“ امام ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں: ”مستور ہے اور طبقہ سابع سے تعلق رکھتا ہے۔ سنن ابی داؤد و ترمذی میں اس کی روایات موجود ہیں۔“ امام ذہبیؒ بیان کرتے ہیں: ”امام بخاری کا قول ہے کہ اس کی سند مجہول ہے۔ ابن عدیؒ کا بیان ہے کہ یہ ایسی نرالی روایات بیان کرتا ہے جنہیں کوئی اور بیان نہیں کرتا۔ امام ابن حبانؒ فرماتے ہیں: روایات میں ثقافت کی مخالفت کرتا ہے اور اپنے والد کے واسطہ سے ایسی روایات بیان کرتا ہے۔ جن کی اثبات کی روایات سے کوئی متابعت نہیں ہوتی۔ پس اس کی خبر کے ساتھ کسی حال میں احتیاج درست نہیں ہے۔“ علامہ بیہقیؒ نے بھی بڑیہ کو مجمع الزوائد میں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔

ابراہیم بن عمر بن سفینہ کے تفصیلی ترجمہ اور اس کے متعلق اکثر جرح و تعدیل کے مذکورہ بالا اقوال کے لیے ”الضعفاء والمتروکون للدارقطنی“ ترجمہ ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳

الکبیر للبخاری ج ۲ ص ۴۹، "الجرح والتعديل لابن ابی حاتم ج ۱ ص ۱۱۵، ۲۳۸
 "کتاب المجروحین لابن حبان ج ۱ ص ۱۱، "الحکام فی الضعفاء لابن
 عدی ج ۲ ص ۴۹، "میزان الاعتدال" المذهبی ج ۱ ص ۵۵، "تهذیب
 التهذیب" لابن حجر ج ۱ ص ۲۳، "تقریب التهذیب لابن حجر ج ۱،
 ص ۴۔ "الحکام لابن ماکول ج ۱ ص ۲۳۔ "النصیر لابن حجر المشتبہ
 ص ۱۱۔ "الضعفاء والمسترون لابن الجوزی ج ۱ ص ۴۴۔ "مجمع الزوائد
 للہیثمی ج ۵ ص ۲۵ وغیرہ کی طرف رجوع فرمائیں۔

خلاصہ تحقیق یہ کہ اس بارے میں بیان کی جانے والی تمام روایات بھی عقلاً و نقلاً
 ہر اعتبار سے قطعاً بے اصل اور ناقابل یقین ہیں، واللہ اعلم بالصواب۔ جہاں
 تک مولانا محمد زکریا کا نہ صلوٰی مرحوم صاحب کے حضرات عبد اللہ بن زبیر اور مالک بن
 شان رضی اللہ عنہما کی منقولہ حکایتوں سے اخذ کئے گئے "فائدہ" کا تعلق ہے تو وہ
 بھی قطعاً لغو اور بے بنیاد ہے کیونکہ احادیث صحیحہ وثابتہ سے قطعی طور پر معلوم ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کے بعد وضو فرمایا کرتے تھے۔ اگر یہ امر
 محقق ہے اور واقعی محقق ہے تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے فضائل نجس اور ناقض وضو نہ تھے تو آخر آپ کو رفع حاجت کے بعد
 وضو کی کیا حاجت تھی؟ پھر "فائدہ" میں "پیشاب، پاخانہ" کو "خون" پر از خود قیاس
 بھی کر لیا گیا ہے حالانکہ مذکورہ دونوں حکایتوں میں آں صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشاب و
 پاخانہ کے نوش جان فرمانے کا ذکر نہ صراحتاً مذکور ہے نہ کنایتاً۔ اگر مولانا مرحوم
 نے از خود قیاس نہیں کیا ہے تو یقیناً اپنے بزرگوں میں سے کسی سے ایسا نہ رکھا ہو
 گا یا "خمیس" اور قرۃ العیون" جیسی ہی کسی گری پڑی کتاب میں پڑھ رکھا ہو گا
 بہر حال آپ کی اطلاع کے لیے ذیل میں وہ روایت پیش خدمت ہے جسے عموماً رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشاب کی طہارت کی دلیل کے طور پر پیش کیا جاتا ہے،
 عَنْ أُمِّ أَيْمُنَ قَالَتْ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ
 اللَّيْلِ إِلَى فَخَّارَةٍ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ فَبَالَ فِيهَا فَقُمْتُ مِنَ
 اللَّيْلِ دَانَا عَطِشًا كَيْ تَشْرِبَ مَا فِيهَا وَأَنَا لَا أَشْعُرُ فَلَمَّا

أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أُمَّ أَيْمَنَ قُومِي
فَأَهْرَيْتِي مَا فِي بَيْتِكَ الْفَخَّارَةُ تَقُلْتُ قَدْ دَانَ اللَّهُ شَرِيَّتُ مَا
فِيهَا قَالَتْ فَصَحَّاحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ
نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا دَانَ اللَّهِ..... بِطَنِكَ أَبَدًا ۚ

اس روایت کو شیخ یوسف اسماعیل النہانی نے الانوار المحمدیہ من المواہب اللدیۃ میں نقل کیا ہے لیکن خود اس کے الفاظ کی رکاکت اس کے باطل ہونے کے لیے کافی ہے پھر اس میں ام ایمن کا بالقصد نہیں بلکہ لاعلمی کی حالت میں فحارہ سے بول نبویؐ ٹوش فرمانا مذکور ہے۔ افسوس کہ ہمیں اس روایت کا مکمل طریق اسناد بھی نہ مل سکا !
الحق۔ بہر حال اس روایت کو نقل کرنے کے بعد شیخ نہانی نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ بھی دلچسپی سے غالی نہیں ہے، فرماتے ہیں :

”ان احادیث میں آں صلی اللہ علیہ وسلم کے خون و پیشاب کی طہارت کی دلیل موجود ہے۔ شیخ الاسلام ابن حجر دکی حنفی مرحوم، کا قول ہے کہ آں صلی اللہ علیہ وسلم کے فضلات کی طہارت کے دلائل بکثرت موجود ہیں۔ خصائص آں صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ بات متعدد آئمہ سے منقول ہے۔ امام نوویؒ نے نے قاضی حینؒ سے نقل فرمایا ہے کہ ان تمام چیزوں (فضلات نبویؐ) کی طہارت قطعی طور پر صمیم ہے۔ اسی وجہ سے (امام) ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ آں صلی اللہ علیہ وسلم بشیرہ حالت میں بیٹھ کر ہی پیشاب فرمایا کرتے تھے مگر آپؐ نے بیان جواز کے لیے کھڑے ہو کر بھی پیشاب فرمایا ہے۔
جیسا کہ عینی (حنفی مرحوم) نے بیان کیا ہے“ ۴۴

سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق مشہور دونوں حکایتوں کے جوابات الحمد للہ تمام ہوئے۔ وَالْخَيْرُ دَعْوَا اَنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ؑ اِلَيْهَا وَاصْحَابِهَا وَاتَّبَاعِهَا بِرَحْمَاتِ اِلٰهِ يَوْمَ السَّيِّئِ

فقط السلام

غازی عزیر

۴۴ الانوار المحمدیہ من المواہب اللدیۃ للنہانی ج ۱ ص ۲۲

۴۴ ایضاً ص ۲۱۹-۲۲۰

۲۸/۶/۱۴۰۶ھ